TADDBUR SESSION 4

آج ہماری اس ورک شاپ کا دوسرا سیشن ہے، اس سیشن میں ہم پہلے تو ان احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں جن میں آخری دور کے فتنوں کی طرف اشارہ ہے۔

سب سے پہلے وہ احادیث جن میں ان فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو دجال کے آنے سے پہلے نازل ہونا شروع ہو جائیں گے اور یہ فتنے مل کر وہ ماحول پیدا کریں گے جس میں دجال کی آمد کا راستہ کھل جائے گا۔

یعنی کوئی بھی چیز ہونے کی چند وجوہات ہوتی ہیں، اگر یک دم ہی دجال اٹھ کر آجائے تو شاید لوگوں پر اس کا ویسا اثر نہ ہو جیسا ہونا چاہیئے، یک دم کوئی بھی چیز ہو جائے تو اس کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا ہے، لوگ فوراً اس کا انکار کر دیں گے، اس کے خلاف جہاد کر کے اسے مار ڈالیں گے، لیکن اگر انسان کی آہستہ آہستہ برین واشنگ کی جائے اور اس وقت کے لئے تیار کیا جائے تو پھر جب دجال نکلے گا تو اسے قبول کرنا نسبتاً زیادہ آسان ہو جائے گا اور وہ فتنہ تب زیادہ خطرناک ہو جائے گا جب لوگ صحیح اور غلط میں پہچان کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

سب سے پہلے ان احادیث کو غور سے سنیں:

حضرت ابوموسی شعری سے روایت ہے کہ قیامت کے قریب مسلمانوں کے اندر قتل اور خون ریزی کا وجود ہو گا حتی کہ انسان اپنے دادا، چچازاد بھائی، باپ اور سگے بھائی کو قتل کرے گا، بخدا مجھے یہ خطرہ ہے کہ یہ زمانہ مجھے یا تمہیں اپنی گرفت میں نہ لے لے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی نگاہ ایک بلند و بالا مقام پر پڑی تو فرمایا: تمہیں وہ چیز دکھائی دے رہی ہے جنہیں میں دیکھ رہا ہوں؟ یقیناً تمہارے گھروں میں فتنوں کے مقامات کو میں اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے مقامات کو دیکھ رہا ہوں۔

نبی ﷺ کو اللہ تعالی کی طرف سے یہ معجزہ حاصل تھا کہ وہ اپنی امت میں آنے والے تمام فتنوں کو دیکھ سکتے تھے، اسی کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا کو پیش فرمایا، چنانچہ میں دنیا اور قیامت تک پیش آنے والی چیزوں کو اس طرح واضح طور پر دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو۔ نبی ﷺ ان تمام فتنوں سے واقف تھے جو ہمارے اوپر نازل ہونے والے تھے، ان کے اور ہمارے زمانے میں چودہ سو سال کا فاصلہ گزر چکا ہے لیکن وہ ان فتنوں کو اس قدر نزدیک جانتے تھے کہ خود ان سے پناہ مانگا کرتے تھے اور ہم لوگ اس دور میں ہوتے ہوئے یہ سوچتے ہیں کہ ابھی تو کئی سال پڑے ہیں وہ وقت آنے میں، ابھی کہاں سے دجال اور امام مہدی کا ظہور ہو گا؟ ابھی تو بڑی دنیا باقی ہے۔

اگلی حدیث اس بارے میں ہے کہ جیسے ایک واقعہ ہوتا ہے عوام کھڑی ہوتی ہے شور مچاتی ہے اور پھر اگلا واقعہ ہو جاتا

ہے اور پچھلے کا تذکرہ ختم ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ کے ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے ایک واقعہ رونما ہوگا جس کی وجہ سے تم واویلا مچاؤ گے پھر دوسرا واقعہ رونما ہوگا اور پہلے کا خیال تمہارے دل سے نکل جائے گا یعنی ہر آنے والی مصیبت پچھلی سے زیادہ خطرناک ہوگی کہ بندہ بھول جائے گا کہ ابھی کچھ ہوا تھا، انسان کے دل اتنے سخت ہو جائیں گے کہ اسے آہستہ آہستہ عادت پڑتی چلی جائے گی، جال کی ریسرچ کے دوران میں نے امریکہ کی فوج اور ان کے ڈیفنس سسٹم کے بارے میں کافی کچھ پڑھا تھا، ایک بہت بڑی ویب سائیٹ نے ایک آرٹیکل پوسٹ کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ امریکہ کے جنگی ادارے یعنی CIA OR NSA وغیرہ کو اسرائیل جان بوجھ کر کسی نہ کسی ملک سے لڑتے رہنے کو کہتا ہے تاکہ دنیا بھر میں جنگیں عام ہو جائیں، کبھی فلسطینیوں پر بیٹھے بیٹھے بمباری، کبھی انہیں افغانستان میں سالوں جنگیں رکھنے کو کہتا ہے، کبھی شام کبھی سیریا، کبھی لبنان، تاکہ مسلمانوں کے دل اس قدر سخت ہو جائیں کہ جب اصل تھرڈ ورلڈ وار شروع ہو تو سب کو وہ ایک عام جنگ لگے اور وہ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہیں، آج کیا ہو رہا ہے؟ یہی نہیں ہو رہا؟ میڈیا میں کیا دکھایا جا رہا ہے کہ اسرائیل کچھ دنوں بعد خاموش بیٹھ جائے گا، سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن جو نقصان اب تک ہوا اس کی بھرپائی کون کرے گا؟

رہی سہی کسر، گیمز اور ہولی ووڈ کی ایکشن موویز نے پوری کر دی جس میں انتہا کی لڑائی، قتل و غارت دکھا دکھا کر دلوں کو سخت کیا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کے خون بہنے سے کسی کے دل پر کوئی اثر نہ ہو۔ ہمارے نوجوانوں کے دل دیکھیں کس قدر سخت ہو گئے ہیں، بے حسی کتنی عام ہوتی جا رہی ہے۔

ایک اور حدیث حضرت خدیجہؓ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: تمہارے درمیان اور تم پر مسلسل فتنے آنے کے درمیان سوائے حضرت عمرؓ کی وفات کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہے،

ذرا غور کریں تاریخ پر تو حضرت عمرؓ کے دور سے جو فرقہ واریت شروع ہوئی تھی، جو مسلمانوں میں تفریق شروع ہوئی تھی پھر وہ بڑھتی چلی گئی، اور اس کے بعد امت پر مسلسل کبھی کوئی قوم طوفان بن کر ٹوٹی کبھی کوئی، خلافت کے بعد سے کتنے سال امت پیروں پر کھڑی رہ سکی؟ نبی ﷺ کے ہمارے درمیان سے چلے جانے کے نو سو سال تک مسلمان ٹکے رہے، وجہ تھی جہاد! آہستہ آہستہ جب بادشاہوں نے جہاد چھوڑ کر موت کے خوف سے عیش و عشرت کو ترجیح دی تو پوری امت پر کافر ٹوٹ پڑے۔

تاریخ کی ایک بہت مختصر اور دلچسپ کتاب ہے، لاسٹ اسلامک ہسٹری اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔ وہ آپ سب پڑھیں، آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح مسلمان عروج سے زوال تک آئے اور کیسے ان کے ہاتھ سے تمام بادشاہت اور خلافت نکل گئی۔

صلاحدین ایوبی کا یہ قول میرا بہت پسندیدہ ہے:
حکمران جب اپنی جان کی حفاظت کو ترجیح دینے لگیں تو وہ ملک وقوم کی آبرو کی حفاظت کے قابل نہیں رہتے۔

آج عرب کیوں خاموش ہیں؟ کیوں کہ ان کو موت کا خوف ہے۔عرب جن سے سب سے زیادہ توقعات تھیں ان کا منہ اس لئے بند ہے کہ وہ سب اسرائیل سے کھربوں ڈالرز کی تجارت کرتے ہیں، حماس اور اسرائیل کی جنگ کی سب سے بڑی وجہ پتہ ہے کیا ہے؟ سعودیہ اسرائیل سے دوستی کا بہت بڑا اقدم بڑھانے جارہا تھا، پچھلے کچھ عرصے سے ہمیں مسلسل سعودیہ میں فحاشی عریانی کی خبریں سننے کو مل رہی تھیں، پھر حرم میں ایک اسرائیلی بلاگر نے گھس کر ویڈیوز بنائی تھیں، اب وہ دونوں ایک بڑا کانٹریکٹ کرنے جارہے تھے، حماس نے اسرائیل سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ سعودیہ اپنے یہ اقدام روک دے اور اس جنگ کی صورت میں سعودیہ مکمل طور پر پیچھے ہٹ گیا۔

اس قدر شرم کا مقام ہے یہ!

یہودیوں نے ہمیشہ کئی سوسال پہلے ہی ہر معاملے کی پلیننگ کی ہوئی ہوتی ہے، وہ دنیا کو ہماری طرح نہیں دیکھتے بلکہ اگر میں اور آپ ۲۰۲۳ میں ہیں تو وہ ۲۰۵۰ میں موجود ہوتے ہیں، انہوں نے اتنی آگے کی پلیننگ کر رکھی ہوتی ہیں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا، اس کی ایک بہت بڑی نشانی ان کا کارٹون سمسنگ ہے جس میں بڑے بڑے حادثات کئی سوسال پہلے کارٹون کی شکل میں دکھا دیئے ہوتے ہیں، مسجد اقصی پر ایک راکٹ لگ کر شہید ہونے کی قسط بھی وہ دکھا چکے ہیں اور یہ بھی ان کی پلیننگ میں شامل ہے کہ وہ دنیا کے سامنے ڈرامہ کریں کہ حماس کا ایک راکٹ مسجد اقصی کو لگ گیا اور وہ شہید ہوگئی۔

آج میں آپ لوگوں کو ایک بہت ہی حیرت انگیز بات بتاتی ہوں جسے جان کر آپ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیا آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے جب کسی عالمی جنگ کا دور دور تک کوئی نام ونشان بھی نہیں تھا، اس وقت ایک شخص Albert Pike نے دنیا کی تینوں عالمی جنگوں کی پوری پلیننگ لکھ کر دی تھی؟

یہ سننے میں کافی حیران کن ہے کہ ڈیڑھ سو سال قبل اسے کیسے معلوم ہوگیا کہ Exactly کن کن واقعات کی وجہ سے ورلڈ وارز ہونی ہیں؟

دنیا میں کچھ بھی اتفاق نہیں ہوتا ہے، البرٹ پائیک نامی ایک شخص ان تینوں ورلڈ وارز کا ماسٹر مائنڈ تھا، یہ شخص شیطان کا بہت بڑا پجاری تھا اور شیطانی عبادات جسے Satanic rituals کہا جاتا ہے، اسے پریکٹس کیا کرتا تھا، اس نے جو لکھا ہے اب تک دونوں عالمی جنگیں بالکل اسی طرح سے ہوئی ہیں، لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے تیسری عالمی جنگ کے بارے

میں کیا لکھا ہے؟

کل میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا کہ یہودیوں نے 1776 میں ایک تنظیم الومیناٹی کی بنیاد رکھی، 1871ء میں البرٹ پائیک نے اسی تنظیم کے ڈائریکٹر کو خط لکھا، جس کا نام Mazzini تھا، البرٹ نے اس خط میں ایک سسٹم پیش کیا، جسے ''ون ورلڈ آرڈر'' کا نام دیا گیا، وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ایک حکومتی نظام قائم کیا جائے اور ایک ہی زبان کو عالمی زبان قرار دیا جائے، لوگ ایک ہی مذہب کو مانیں اور ایک ہی لیڈر کو قبول کریں تا کہ دنیا میں امن وامان قائم کیا جا سکے! ظاہر ہے یہ آئیڈیا اسے شیطان نے دیا تھا۔

ون ورلڈ آرڈر لانے کے لئے اس نے تین عالمی جنگوں کا تصور پیش کیا، پہلی عالمی جنگ کا پلین یہ تھا کہ رشیا میں ایک پورے خاندان CZAR کو قتل کر دیا جائے اور رشیا میں کمیونزم لایا جائے اور لادینیت کو فروغ دیا جائے، 1914ء میں بالکل ایسا ہی ہوا، اس خاندان کو قتل کر دیا گیا جن کی بادشاہت پچھلی چھ صدیوں سے چلتی چلی آ رہی تھی اور اس کی جگہ کمیونزم کو متعارف کروایا گیا، دنیا میں پہلی بار ایک کمیونسٹ حکومت قائم کی گئی اور رشیا کو ایک ایتھیسٹ ملک بنا دیا گیا۔ اگلے کئی سالوں تک وہاں لادینیت رہی اور آہستہ آہستہ یہ لادینیت بڑھتے بڑھتے تمام یورپ میں بھی پھیل گئی۔

دوسری جنگ عظیم کا پلین یہ دیا گیا تھا کہ ہٹلر کی پارٹی نازی کو استعمال کیا جائے اور وہ یہودیوں پر اتنا ظلم ڈھائے کہ وہ پوری دنیا کے سامنے مظلوم بن سکیں اور یوں وہ فلسطین کے لوگوں کی ہمدردی سمیٹ کر وہاں داخل ہو سکیں۔

سن 1919ء میں ایسا ہی ہوا، ہٹلر کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ یہودی دنیا کے لئے کس قدر بڑا خطرہ ہیں؟ اور اس نے ٦ ملین یہودیوں کا قتل عام کیا، بچے ہوئے یہودیوں نے فلسطین ہجرت کرنا شروع کر دی اور ان سے پناہ مانگی، فلسطینیوں نے ان پر رحم کھاتے ہوئے انہیں پناہ دی اور انہوں نے اپنے محسنوں کو ہی اپنے گھر سے دھکے مار مار کر باہر نکال دیا اور وہ زمین دوبارہ حاصل کر لی جو ان کے لئے مقدس ترین زمین تھی اور کچھ ہی عرصے میں 1948ء میں زبردستی اپنی حکومت قائم کر کے ''اسٹیٹ آف اسرائیل'' بنا لی۔

اب اس کے بعد آتے ہیں پائیک کے تیسرے پلین کی طرف جو ورلڈ وار ۳ کا ہے، جس میں اس نے کہا کہ ہمارا آخری معرکہ اسرائیل اور اسلامک ورلڈ کے درمیان لڑائی سے شروع ہوگا اور

بڑھتے بڑھتے یہ جنگ عظیم میں بدل جائے گا اور دنیا کے تمام ممالک کو اس میں شامل ہونا پڑے گا، اس لڑائی میں وسائل کی اس قدر کمی ہو جائے گی کہ لوگ شدید تنگ آ جائیں گے، اس غربت، بھوک اور افلاس کے وقت ہمارا ''مسیحا'' جسے اس نے Lucifer کا نام دیا، نکلے گا اور ان بچے ہوئے لوگوں کی مدد کرے گا جو اسے اپنا خدا تسلیم کر لیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے۔

یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ البرٹ پائیک کو آخر ڈیڑھ سو سال پہلے کیسے پتہ چلا کہ کس ملک کو کس ملک سے لڑوانا ہے اور کیسے عالمی جنگ کی صورت حال پیدا کرنی ہے؟ اس وقت جب دنیا کے آدھے سے زیادہ ممالک وجود میں بھی نہیں آئے تھے اور دنیا کا ایک بڑا حصہ خلافت عثمانیہ کے انڈر تھا، بہت سارے ممالک کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا، آپ یہ نقشہ سکرین پر دیکھیں کس قدر ناممکن بعد ہے ناں یہ:

جو کچھ ہو رہا ہے اتفاق نہیں ہے۔ ہماس کے حملے کا اسرائیل کو اچھی طرح علم تھا، ایگپٹ کی انٹیلیجنس ایجنسی نے کہا کہ ہم اسرائیل کو کئی بار میسج بھیج چکے تھے کہ تم پر حملہ ہونے والا ہے مگر اس طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اسے اس جنگ کو شروع کرنے کے لئے بہانہ چاہئے تھے جو اسے مظلوم بنا سکے۔

تمام احادیث کا مطالعہ کر کے جو بات سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ فلسطین پر قبضہ کرنا ورلڈ وار ۳ کا آغاز ہے، یہ قبضہ فلسطین کے بعد رکے گا نہیں، ایران کی پارٹی حزب اللہ لبنان پہنچ چکی ہے اور وہاں سے حملے شروع کر دیئے گئے ہیں، اسرائیل نے اب لبنان پر قبضہ کرنا ہے، لبنان کے بعد وہ ایران پر حملہ کرے گا یہ کہہ کر کہ ایران ان سب کو سپورٹ کر رہا ہے، ایران کے بعد اس نے شام پر قبضہ کرنا ہے کیوں کہ ان سب کے بارڈرز اسرایل سے ملے ہوئے ہیں، اس کے بعد وہ ترکی پر قبضہ کرے گا اور پھر سعودی عرب! یہ تمام وہ ممالک ہیں جن پر قبضہ حدیث سے ثابت ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ عرب اور ترک دونوں نے اپنے دین کو بھلا کر یورپ اور امریکہ کا کلچر اپنا لیا ہے، اللہ تعالی نے انہیں اس ذلیل قوم کے ذریعے سے سزا دینی ہے، عربوں کا مقام نبی ﷺ اور بیت اللہ کی نسبت سے بہت بلند ہے اور جس کا مقام بلند ہو اس کی سزا اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے، عرب کی خاموشی اور اسرائیل کے سامنے سر جھکانا ان کی سب سے بڑی غلطی ہے! ترکوں کا بھی یہی حال ہے۔

اب اس دوران پاکستان میں کیا ہو رہا ہو گا، احادیث میں جو ذکر ہوا ہے اس کے مطابق علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پاکستان اور افغانستان مل کر ایک ہو جائیں گے جسے خراسان کہا جاتا ہے، اسے قائم کرنے کے بعد وہ ترکی

یعنی قسطنطنیہ کو کافروں سے آزاد کروائیں گے اور پھر ہندوستان کا رخ کریں گے، غزوہ ہند کر کے ہندوستان پر قبضہ کریں گے یوں وہاں گریٹر اسرائیل بنے گا اور یہاں ایک پوری مسلم خلافت قائم ہونا شروع ہو جائے گی۔ جس وقت ترکی دوبارہ آزاد ہو گا اسی وقت دجال نکل آئے گا۔

پھر ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، وہاں مکہ میں امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہو گا اور پھر خراسان سے ایک جماعت ان کے ساتھ مل کر شام کی یعنی اسرائیل کی طرف رخ کرے گی تا کہ انہیں ختم کیا جا سکے۔

واللہ اعلم

ان حالات کے بارے میں تمام باتیں آپس میں گڈ مڈ ہیں، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب کیا ہو گا اور ہمارا کام یہ ہے بھی نہیں، ہمارا کام ہے اپنے اپنے گھروں میں ایمان کے ساتھ رہنا، اب دنیاوی لذتوں عیش و آرام کو چھوڑ کر ذرا قرآن کی طرف آنا، ہر وقت یہ تصور رکھنا کہ موت کبھی بھی آسکتی ہے، اس سے آپ کو گناہ سے دور رہنے کی توفیق ملے گی، اپنے آس پاس ہر ممکن کوشش کر کے دین کو پھیلانا ہے، اپنے بہن بھائیوں کو اس سے جوڑنا ہے۔ اپنے ماں باپ کو جو غافل ہیں دین کی تعلیمات سے انہیں بتانا ہے سکھانا ہے پیار سے۔ دوسری چیز ہے عمل، جب آپ کو کوئی عمل کرتے دیکھے گا تو خود عمل کرنے کا شوق پیدا ہو گا۔

صلاح الدین ایوبی کہتے ہیں: جس قوم کے نوجوان بیدار ہو جائیں اس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

ابھی تھوڑے دن پہلے لاہور کی ایک یونی ورسٹی میں کیا ہوا؟ فحش پارٹی، انتہائی فحش کہ کہیں سے وہ مسلمان نہیں لگ رہے تھے، یاد رہے اللہ تعالی ہر اس بندے کو چن چن کر مارے گا جس نے دین کا مذاق اڑایا، جو اندھی تقلید میں پڑ گیا اور کافروں کے راستے پر چل پڑا۔ مجھے ان لڑکیوں پر حیرت ہوئی جو مزے سے ہزاروں مردوں کے درمیان ناچ رہی تھیں، قرآن کریم نے جہاد سے پہلے ایمان، نماز اور روزہ پر جم جانے کا ذکر کیا، نبی ﷺ نے اس بارے میں اپنے صحابہ کو کہا جس کا مفہوم ہے کہ انسان جب ان اعمال پر پختہ ہو جاتا ہے تو اس کے لئے جہاد کرنا آسان ہو جاتا ہے، اسے موت کا خوف نہیں رہتا، لیکن اگر ہماری بنیادیں ہی کمزور ہیں تو جہاد کے نام پر سب سے پہلے انہیں جوانوں نے بھاگنا ہے جو ابھی ناچتے پھر رہے ہیں۔

آخری دور کی جس جماعت کا جنت میں جانے کا ذکر ہے وہ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ ان کروڑوں مسلمانوں میں سے چن چن کر علیحدہ کرے گا کافروں پر غالب آنے کے لئے۔

ہمارے کرنے کے کام:

خود کو قرآن اور قرآنک لیکچرز سے جوڑنا، اللہ کی کتاب سے جتنا قریب ہو سکے رہنا

اپنے اطراف تبلیغ کی ہر ممکن کوشش، چاہے کوئی سمجھے یا نہیں، کبھی نہ کبھی دل ضرور پگھلے گا

وقت کے ضیاع سے بچنا اور تہجد کی پابندی کرنے کی کوشش، تہجد میں پوری امت کے لئے خاص طور پر دعا کرنا

تمام اسرائیلی پراڈکٹس کا مکمل بائیکاٹ اور بار بار چیک کرتے رہنا کہ اس لسٹ میں موجود کوئی پراڈکٹ کسی کے گھروں میں نہ آئے، اور لوگوں کے ساتھ اس لسٹ کو جتنا ہو سکے شئیر کرنا

جہاد کے لئے کم از کم دل میں خواہش ضرور رکھنا کہ جب موقع ملا ہم ضرور شامل ہوں گے چاہے ہم بیماروں کی تیمارداری کے لئے ہی کیوں نہ ہوں، صحابیات پانی پلانے، مرہم پٹی کرنے کا کام کیا کرتی تھیں۔

صحیح سورسز سے اپ ڈیٹ لیتے رہنا حالات کی اور تمام فیک چیزوں اور چینلز سے دور رہ کر بس اللہ سے دعائیں کرتے رہنا۔

ہفتے میں ایک دن ہی سہی روزہ رکھنا کہ اللہ اس امت پر رحم فرمائے

یہ کم سے کم درجات ہیں جو ہم کر سکتے ہیں اور آپ سب نے وعدہ کرنا ہے کہ اس پر عمل کریں گے آج سے ہی!

تدبر کلاس پانچ:

(اللہ کی محبت)